الحمد لله العزیز الرشید الذی یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید
کلیات رشید اردو
در شمالیس پریس مرادآباد محمد مشتاق احمد منیجر مطبع طبع نمود

قولہ تا بدانی شعرہاے دردِ عشق
این شعر در عنوان کتاب بہیچ شکرف
واقع شدہ کہ لطف آن بر صاحبان بصیرت و وجدان
پوشیدہ نیست - ہمانا کرامت مصنف است علیہ الرحمۃ کہ درین شعر
ماوراے کشف اشارہ بسوے تعداد اشعار مثنوی کہ مساوی اعداد لفظ قلب است
اشارتے بسوے این معنی ہم فرمودہ کہ شعرہاے دردِ عشق را نتوانی دانست
یعنی لطف وکیفیت آن نخواہی بر داشت تا بسوے قلب متوجہ
نشوی واز کار دل آگاہی نیابی - پس باید کہ اصلاح
دل کنی واستعداد باطنی حاصل کنی کہ فہم معنی دردِ عشق موقوف
بر آن است ۱۲ شمس الدین مرادآبادی عفی اللہ لہ

مثنوی دردِ عشق

۱۲۸۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تا بدانی شعرہاے دردِ عشق — رُو بسوے قلب کن اے مردِ عشق

دعوے حمد اور میرا مُنہ — ہے بڑی بات اور چھوٹا مُنہ
آبِ کوثر سے پہلے مُنہ دہوئین — نعت کا حرف تب زبان پر لائین
دل کدہر تو ہے آخدا کے لیے — ہاتہ اوٹہاتا ہون اب دعا کے لیے
اے مہین بخشش و فراوان بخش — خرد و نطق و جان و ایمان بخش
بے طلب تو نے ہے دیا سب کچہ — کیا طلب سے نہ دیگا تو اب کچہ
کیون مری جان کو غم سے ہو کاہش — دیکہتا ہون مین تیری داد و دہش
اے خوشا وقت مین کہون ربّی — تو کہے ما تقول یا عبدی
گوش ہون گوہر مراد سے پر — آرزو کا ملے جواب اُنظُر
دل کی پوری ہون آرزوئین تمام — سب کا یارب بخیر ہو انجام
اس قدر اور مہربانی ہو — ذرۂ درد کر عطا مجہکو

عشق کی مے سے جام دل بھردے | مجھکو بھی سرنزی سا تو کردے

سرنزی ایک تھے ولی اللہ | شاہ اقلیم درد عشق پناہ

عشق مولا مین برگ رز کھا کر | کرڈیے یون ہی سات سال بسر

بس ریاضت سے اونپہ لیل و نہار | کھلتے تھے بس عجائب و اسرار

مگر اوس شاہ عاشقان کا نہ تھا | کوئی مقصود جز جمال خدا

شوق سے ایک روز ہوکے ستوہ | روتے تھے زار زار بر سر کوہ

اور کہتے تھے اے خدائے کریم | درد دل سے ہے میرا حال سقیم

جلوہ حسن لایزال دکھا + | اپنا یارب مجھے جمال دکھا

اس عنایت مین ہوگی دیر اگر | جان دیدون گا کوہ سے گر کر

آئی حق سے ندا بگوش حزین | ابھی اس مکرمت کا وقت نہین

کوہ سے تو اگر گرے سو بار | حفظ تیرا نہین مجھے دشوار

سرنزی مین تجھے بچالون گا | گرنے کے مرنے تجھے نہین دونگا

یہ ندا سن کے باد دل غمگین | کوہ سے گر پڑے بروے زمین

دل مین دریائے غم کا جوش و خروش | کیا کہون کب تلک رہے بیہوش

دیر کے بعد ہوش جب آیا | روکے پھر اسطرح سے عرض کیا

نہ تو دیدار تو دکھاتا ہے | نہ مرے دل کو صبر آتا ہے

آہ مرنے بھی تو نہین دیتا | کیا کرون وا مصیبتا دردا

حضرتِ حق سے یون ہوا ارشاد — چھوڑ اب کوہ شہر کر آباد
عرض کی شیخ نے کہ اے مولے — جا کے وان کام کیا کرون فرما
حکم آیا کہ اے عزیزِ جلیل — کام وہ کر کہ نفس ہووے ذلیل
از پئے ذُلِّ نفسِ جاہ طلب — دربدر بھیک مانگ جا کر اب
ہے اسی مین خوشی مری اب تو — خوار کر نفس کو جہانتک ہو
مالدارون سے مال کر گدیہ — دے فقیر و غریب کو ھدیہ
کیا سوال و جواب ہین واللہ — عشق اسکے مزے سے ہے آگاہ
آگیا عشق کا زبان پر نام — اب کہان دل کو صورتِ آرام
عشق سامانِ بیقراری ہے — درد ہے غم ہے آہ و زاری ہے
طالبِ عشق کون ہے کہ نہین — عشق سے پُر ہین آسمان و زمین
عشق سے ہے جرمِ آفتاب مین نور — ذرّہ ذرّہ ہے عشق سے معمور
ماہ مین عشق داغ بنکر ہے — واقف اس سے کتان سراسر ہے
جنبشِ عشق دیکھ لے مے مین — شورشِ نالہ عشق ہے نے مین
عشق سے ہے عارفِ خدا آگاہ — عشق سے ہے لا اِلٰہ الا اللہ
عشق نغمہ سرا ہے رمزِ دَنے — عشق پردہ کشا ہے آوازِ دنے
عشق ہے رازدارِ بزمِ حضور — عشق ہے محرمِ سرائے سرور
عشق کہتا ہے سب مجھسے کام نہ چھوڑ — قصہ عشق ناتمام نہ چھوڑ

مین نہ شاعر نہ مین سخندان ہون | عشق کا مین مطیع فرمان ہون

عشق حاکم ہے اور مین محکوم | قصۂ شیخ کیون نہو مرقوم

حکم رب حسن کے عاشق اللہ | چلدیے وان سے کہکے بسم اللہ

چشم پرنم یہ کہتے جاتے تھے | ہے مقدم تری رضا سب سے

کیا مری آبرو ہے مین کیا ہون | جو ترا حکم ہو بجا لاؤن

آبرو جان و مال و عزت و جاہ | تجھپہ قربان اے مرے اللہ

شیخ تو راستہ ہی مین تھے ابھی | شہر غزنین مین ان کی دہوم مچی

تہنیت گو تھے سب وضیع و شریف | سرزمی آج لاتے ہین تشریف

کہتے تھے شہر کے امیر و غریب | ایسے کب تھے بھلا ہمارے نصیب

لاوین تشریف عاشق اللہ | بادشاہ سر پہ عزت و جاہ

آج غزنین کا مرتبہ ہے بلند | ہے ہمارا سا کون دولتمند

شہر ایسے ولی کا مسکن ہے | رشک گلزار کوے و برزن ہے

اور ہمین دولت زیارت ہے | مفت سرمایۂ سعادت ہے

جملہ خرد و کلان غرض فی الحال | شہر سے نکلے بہر استقبال

اور ادہر شیخ دین براہ دگر | آگئے چپ سے کے شہر کے اندر

شرفا اور شہر کے [illegible] | جا کے خدمت مین سب نے عرض کیا

یا ولی اللہ السلام علیک | انما الخیر و الخطوب لدیک

گھر مرے آپ لے چلیں تشریف | ہو خدا را قبول عرض نحیف
شیخ نے سب کو یہ جواب دیا | مجھکو قصر و محل سے کام ہے کیا
حکم ہے بھیک مانگون مین در در | ہے یہی اب تو کوشک و منظر
عزت و آبرو سے کام نہین | مین طلبگار ننگ و نام نہین
وہ گدائی کا مین کرون سامان | تا ملامت کرے تمام جہان
لفظ اچھے نبولون وقت سوال | بھونڈے الفاظ مین ہو قال و مقال
اس طرح سے کرون مین گدیہ گری | صاف ظاہر ہو جس سے بے ہنری
خر گدایون کا ہے طریق پسند | تا کہ ذلت ہو مجھکو چند در چند
طالب ننگ و نام کیا ہون مین | بندۂ مرضی خدا ہون مین
سنکے یہ رو پڑے صغیر و کبیر | ہر طرف تھا غریو آہ و نفیر
اور وہ عاشق خدائے جلیل | چلدیے لے کے ہاتھ مین زنبیل
یہ صدا تھی زبان پہ شام و پگاہ | اَعطِنِی شَیئاً اَعطِنِی لِلّٰہ
یہ صدا تھی زبان پہ جب آتی | حالت شیخ تھی بدل جاتی
کیا کرون اس صدا کا لطف بیان | عشق واقف نہے عقل ہے نادان
وہ مزا ہے جو مین لکھون اسکو | قصۂ شیخ پھر تمام نہو
کرتے پھرتے تھے شیخ یون ہی سوال | دو برس تک غرض رہا یہ حال
ایک دن اک امیر پاس گئے | درد دل سے بہت اداس گئے

پھر ہوا حکم تو دوبارہ جا — تلخئ زہر کر گوارا جا
حکم کے ساتھ شیخ جا پہونچے — شاہ سے تھے صورت گدا پہونچے
خوشدلی سے کہ شرم کے مارے — پھر دیا کچھ امیر نے بارے
تیسری بار پھر بحکم خدا — شیخ نے جا امیر کو گھیرا
ہوکے برہم امیر نے جھڑکا — زخم دل پر بہت نمک چھڑکا
شیخ بولے جو چاہے سو کہہ لے — مجھکو للہ کچھ مگر تو دے
دے کے پھر کچھ امیر نے ٹالا — اور کہا پھر نہ آئیو اس جا
شیخ حکم خدا سے تھے مجبور — ورنہ جاتے امیر پاس ضرور
اونکی آنکھون مین قدر شاہ تھی کیا — مال و زر کی کچھ اونکو چاہ تھی کیا
سب تھے غلام اونکے بادشاہ و وزیر — تہا دعا مین سب انکے تاج و سریر
چاہتے جسکو شاہ کر دیتے — داغ کو رشک ماہ کر دیتے
لطف فرمان بری اوٹھاتے ہین — شیخ پھر چوتھی بار جاتے ہین
جاتے ہی شیخ نے کہی یہ صدا — مجھکو للہ اور کچھ دلوا
سنتے ہی وہ امیر بولا سخت — کیا ذرا بھی حیا نہین کمبخت
آپکا آج چند بار ہے تو — جی مین کچھ اپنے شرمسار ہے تو
کوئی ایسا نہین گدا دیکھا — نہ گدا دشمن حیا دیکھا
کیا کہون جو کہا امیر نے اور — آوے میری زبان پہ وہ کس طور

شیخ نے آہ چشم نم ہوکے — یون کہا اوس امیر سے روکے

مجھسے بابا بہت خفا مت ہو — درد دل کی نہین خبر تجھکو

تو نہ اتنی سے مجھے ملامت کر — دل دکھاتا ہے کیون خدا سے ڈر

مجھمین گر حرص کا پتا ہوتا — پھر جو تو کہتا سب بجا ہوتا

حکم حاکم سے مین تو ہون مجبور — رکھہ عتاب و خطاب مجھسے دور

تجھکو تو عشق سے ہے بیخبری — کیا کہون تجھسے حال گدیہ گری

کہکے یہ شیخ اسقدر روئے — تھے کبھی جیسے بو البشر روئے

انکا رونا جو کوہ سن پاتا — ہوکے پانی تمام بہہ جاتا

رقت شیخ کر گئی تاثیر — رو پڑا ہوکے بیقرار امیر

پھر تو رونے کا یہ بندھا سامان — ہر طرف تھی صدائے آہ و فغان

جو وہان پر کھڑا تھا روتا تھا — سر ٹپکتا تھا جان کھوتا تھا

شیخ تسکین اگر نہ فرماتے — سیکڑون روتے روتے مرجاتے

جب افاقہ ہوا تو گھر مین ساتہ — لے گیا شیخ کا پکڑ کر ہاتہ

اور کہا یہ جو کچھ خزانہ ہے — جسقدر نقد و جنس خانہ ہے

لیجیے اور کیجیے ایثار — قابل نذر گو نہین زنہار

شیخ بولے کہ یہ قباحت ہے — اسکی مجھکو نہین اجازت ہے

حاجت مال و زر نہین مجھکو — یہ مبارک کرے خدا تجھکو

کہکے یہ چل کھڑے ہوے واں سے — رہ گئے سب وہ لوگ حیران سے

پھر صبا بوے یار لاتی ہے — مژدۂ نو بہار لاتی ہے

تازہ پاتے ہین آج داغ جنون — خون سے لبریز ہے ایاغ جنون

وحشت دل سے ہے پھر گریبان گیر — کیون نہ ویران ہو خانۂ زنجیر

گرم ہے آج بزم راز و نیاز — غیب سے ہے نوید گوش نواز

جھومتے جاتے شیخ وجد مین تھے — کان مین آئی یہ ندا حق سے

دوست اب تو کسی سے کچھ مت مانگ — دے جو کچھ مانگین تجھسے درہم و دانگ

بھر دے اب سائلون کا دامن جیب — مین نے بخشا تجھے خزانۂ غیب

کرنہ ہرگز کسی کی حاجت بند — دے جو کچھ تجھسے مانگین حاجتمند

کیون ہون محروم سائل و درویش — دوست میری عطا ہے بیش از بیش

خاک مٹھی مین تیری زر کردون — سنگ ریزہ جو ہو گہر کردون

عشق پر حسن کی عنایت ہے — اوج پر موج بحر رحمت ہے

رحمت عام کا نزول ہے آج — جو دعا مانگیے قبول ہے آج

رحم کر میرے حال پر یارب — مت پھرا مجھکو دربدر یارب

عام ہے بندہ پروری تیری — سب تجھی سے ہین بہرہ ور یارب

مین ہون گم کردہ کاروان مراد — فضل تیرا ہو راہبر یارب

کام بگڑے ہوے مرے بن جائین — وہ عنایت کی ہو نظر یارب

اُڑ کے پہونچون رفیقِ اعلےٰ تک ‖ دے مجھے ایسے بال و پر یا رب
ہے یہی آرزو مرے دل کی ‖ دیکھہ لون تجھکو آنکھہ بھر یا رب

دردِ حرمان سے نیم جان ہے رشید
تو نہ لے کون لے خبر یا رب

تمت

سببِ تصنیف

سببِ تصنیف اس قصۂ لطیف کا یہ ہے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے کسی دعا مین یہ شعر لکھا تھا کہ۔ عشق کی مے سے جامِ دل بھر دے ٭ مجکو بھی سرزنی سا تو کر دے۔
یہ شعر مولانا سید عالم علی صاحب محدثؒ کی نظر سے گذرا۔ جو مولانا اسحاق صاحب قدس سرہ کے شاگرد رشید تھے۔ اونھون نے تمنا اس امر کی کی کہ شیخ سرزنی علیہ الرحمہ کا پورا قصہ اس شعر کے مصنف کی زبان سے سنون۔ چنانچہ مصنف علیہ الرحمہ نے پورا قصہ لکھکر جمعہ کے روز بعد ختم وعظ جامع مسجد مین بھیجا اور شیخ شمس الدین نے مولانا کو خوش الحانی سے سُنایا۔ پھر جو کیفیت آپ پر طاری ہوئی وہ ایسی تھی کہ دو پہر سے مین اثر کر گئی۔ اور کیون نہو ایک تو قصہ خود پر اثر۔ دوسرے اوسکا بیان کرنے والا صاحبِ اثر۔ تیسرے سُننے والا صاحبِ نسبت و کیفیت۔ پھر کیا تھا وہی مضمون کہ۔ رموزِ عاشقان عاشق بداند۔ سُننے مین سوہاگا ملا اور چرخ آیا۔

عبد الحمید عفی عنہ

۱	قصیدہ ترجمۃ المیم فی مدح میم احمد نذر بارگاہِ اقدس جناب احد	۱۲ شعر

گھر سے میں ہوں مالا مال گوشِ انس و جان کرتا
بوصفِ میمِ احمد ہوں زبان کو دُرفشان کرتا

یہ سے ہے دُردانہ دُرجِ گرامی نامِ احمد کا
خدا ہے قدردان قیمت نہ کیوں اسکی گران کرتا

عجب اللہ اکبر طلسمِ میمِ احمد ہے
کہ اک عالم کو ہے انگشتِ حیرت در دہان کرتا

جسے بخشا خدا نے ہے مذاقِ حبِ ایمانی
وہی اس میم کو ہے میمِ محبوبی بیان کرتا

بجا ہے خاتمِ مُہرِ نبوت میم کو کہیے
یہ مضمون دلنشین ہے کیوں نہ مین خاطر نشان کرتا

وہ یکچشمی اوسے کہتا ہے عینک چشمِ حق بین کی
جو اس عینک سے ہے نظارۂ حُسنِ نہان کرتا

یہ دروازہ ہے درگاہِ احد کا جو پہرا اس سے
وہی ہے آنکو حیران نصیبِ دو جہان کرتا

یہان پر ناخنِ فکرِ رسا فرسودہ ہوتے ہین
کوئی اس عقدۂ مشکل کو حل کیا میرِ سحبان کرتا

سویداے دلِ جولانگہِ عشقِ الٰہی ہے
بہت تعظیم اسکی ہے گروہِ قدسیان کرتا

مہ و خورشید کو یہ روز و شب قربان کرتا ہے
نثار اس میم پر کیا اور تھا جو آسمان کرتا

دہانِ حور سے دیتا اسے تشبیہ گر شاعر
تو اوسپر خندہ سرشار ہر ہر پیر و جوان کرتا

مسیحا کے لبِ اعجاز مین بس جان پڑ جاتی
یہ خالِ جان فزا اک دم اگر جلوہ وہان کرتا

یہی تو چشمۂ آبِ بقا ہے خضر سے کہدو
یہان سے کیوں نہین حاصل وہ عمرِ جاودان کرتا

نیا گُل یہ کھلا کچھ ذکر تھا یان میمِ احمد کا
گریبان چاک ہے وان غنچۂ باغِ جنان کرتا

خطا ہے نافۂ مشکِ ختن اس میم کو کہنا
یہ دستنبو معطر ہے مشامِ عرشیان کرتا

نشانی ہے کلام اللہ مین یہ وقفِ لازم کی
اسی سے وقف ہے یان پہ ہر اک قرآن خوان کرتا

سمجھ لیتے کہ یہ مُہرِ سرِ گنجِ حقیقت ہے
اگر مین شرح کچھ اسکی بطرزِ عارفان کرتا

مہِ بُرجِ احد کے سامنے کیا ماہِ کامل ہے
یہان خورشید ہے آئینہ داری کتان کرتا

نظر کرتا نہ امت پر اگر اس چشمِ رحمت سے
خدا کیون آپ کو شاہا شفیعِ عاصیان کرتا

مدیحِ میمِ احمد مجھسے پوری ہو نہین سکتی
اگر حمدِ احد کرتا تو کیا اے مہربان کرتا

۲

کہون کیونکر نہ اسکو تابدانِ کاخِ لاہوتی
رشید اس تابدان سے مین ہون سیرِ لامکان کرتا

۱۳ شعر

وہی اللہ کے شایان ہے لطفِ بے نہایت کا
جو عاشق ہے رسول اللہ کی صورت کا سیرت کا

خدا کو اور محبوبِ خدا کو مُنہ دکھاتا ہے
دقیقہ رہ نجائے دیکھنا توحید و سنت کا

طریقت او حقیقت معرفت کی طے نہو منزل
اگر رستہ رسول اللہ کی چھوٹا شریعت کا

وہ کیا جانے مزا کیا نعمتِ ایمان کا ہوتا ہے
نہو جو کوئی لذت یابِ حضرت کی محبت کا

رسول اللہ کے جو عشق مین شوقین سر ہونگے
اونہین کے سر پہ ہوگا تاج محشر مین کرامت کا

نہ ہرگز بد دعا کی دشمنون نے گرچہ ایذا دی
بیان کب آپکے ممکن ہے الفت کا مروت کا

نہ بھولے ہم گنہگارونکو حضرت آخری دم تک
نبی کوئی نہین ایسا ہوا غمخوار امت کا

کہینگے سر بسجدہ آپ ربِّ امتی جسدم
نہایت جوش پر آئیگا دریا حق کی رحمت کا

اونہین کے نور سے انوارِ ذاتِ انبیا چمکا
اونہین کی ذات پر ہے خاتمہ وصفِ نبوت کا

جو کوئی ظاہر و باطن مین ہوگا آپ کا پیرو
نہ ہولِ قبر ہے اوسکو نہ کھٹکا ہی قیامت کا

جنھون نے عطرِ گیسوے رسول اللہ سونگھا ہے
اونہین کیا لطف دیگا لخلخہ ریحانِ جنت کا

یہان پہ ہو مرا شہر رسول اللہ مین مدفن ۔۔۔ وہان یارب میسر حشر مین ہو ساتھ حضرت کا

۳	نہ پوچھ اے رشید احوال کچھ اعمال کا میرے بھروسا فضل کا ہے اور حضرت کی شفاعت کا	۷ شعر

بسم اللہ سے اللہ کا رستہ ملا ۔۔۔ اسم سے چلکر پتہ آگے مسمے کا ملا

جب خودی چھوڑی خدا سے پاک سے بندہ ملا ۔۔۔ بیخودون کو دیکھیے کیسا بڑا رتبہ ملا

عاریت ہے نام ہستی سارے عالم کے لیئے ۔۔۔ تیرے پرتو ہین یہ سب آخر پتہ اتنا ملا

وہ فرشتہ ہے غذا جسکی ہے تیرا ذکر پاک ۔۔۔ خضر ہے وہ جسکو تیرا نام روح افزا ملا

خاک کے پتلے کو مسجود ملائک کر دیا ۔۔۔ یہ بنی آدم کو تجھسے تاج کرمنا ملا

تو غنی اور سارا عالم تیرے در کا ہے فقیر ۔۔۔ تیرے دروازہ سے مولے جسنے جو مانگا ملا

	بس گیا آنکھون مین پتلی کا تماشا اے رشید تار اوسکے ہاتھ مین جب غور سے دیکھا ملا	

۴	عرض آرزو	۶ شعر

رخ تاباں دکھا دے مین نہین طالب ہون ساغر کا ۔۔۔ جو تو ساقی نہو پھر کیا مزا ہے جام کوثر کا

شہیدون کو نہین کچھ خوف دارو گیر محشر کا ۔۔۔ کہے ہے خط امان تیغ محبت کا تری جوہر کا

نشان گر تمسے پوچھے خضر کوئی ہے لیئے پھر کا ۔۔۔ بہت روشن پتا اس ناتوان کے کا ہے بستر کا

کسی ٹوٹے ہوئے دل کے در اتو سامنے لا ئین ۔۔۔ کہان سے ہے جام جم کیسا ہے آئینہ سکندر کا

مین اور ناکام جاؤن آستان سے تیرے مشکل ہے ۔۔۔ گدا مین بھی تو ہون بندہ نواز آخر اسی در کا

الا اے جلوہ مشتاقان مبارک عید نظارہ — شب ہجران کٹی چمکا سپیدہ صبح محشر کا

رشید اوسکے مسخر کیون نہون جن و بشر دونون
کہ جسکے لوح دل پر نقش ہو اللہ اکبر کا

۵	رجوع الی الوسیلہ	۱۰ شعر

جسے قرآن ملا مین امتی ہون اوس پیمبر کا — ستائشگر نہ کیونکر ہون رشید اپنے مقدر کا

مری پردہ دری ہنگامۂ محشر مین کیون ہوگی — مرے سر پر تو ہے داماں شفیع روز محشر کا

حبیب کبریا کے مسند آرا تھے خلافت مین — یہ رتبہ ہے ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ کا

لکھی ہے سری و جہری شہادت میری قسمت مین — سلامی ظاہر و باطن مین ہون شبیرؑ و شبرؑ کا

مجھے کر محرم اسرار زین العابدینؑ یا رب — ملے ذوق عبادت مجکو بھی اوس دین کے رہبر کا

بر لے باقرؑ و جعفرؑ بر لاے موسی کاظمؑ — بر آئے مدعا میرے الٰہی دین تر کا

علی موسی رضاؑ کے واسطے مجکو عنایت ہو — پیاسا ہون مین تسلیم و رضا کے آب خنجر کا

تقیؑ کے واسطے مجکو عطا کر خلعت تقوے — نقاب چہرۂ معنی نقیؑ کے واسطے سر کا

مری کب شاہ ہفت اقلیم سے آنکھین جھپکتی ہین — پیادہ ہون امام عسکریؑ کے خاص لشکر کا

۶	رشید اوس مہدیؑ ہادی کا طالب اسلیے مین ہون کہ جاسے کفر پہر ڈنکا بجے دین مظفر کا	۸ شعر

مجھے بھی ایک ساغر ساقیا صہبائے قالصب کا — ترا او در او در پر مین کھڑا ہون تشنہ لب کب کا

بگوش دل سنوا ارشاد پیر خضر مشرب کا — حیات جاودان ہے ایک جرعہ جام غائب کا

نہو سودا مجھے دنیا کے یارب جاہ و منصب کا
کوئی ایسا ملے جس سے پتہ ملجائے مطلب کا

ہزارون جسکے لطف بے عوض قف و عالم مین
جو آنکھین دیکھتین اوسکو نہوتا شور یارب کا

اگر پہونچا دیا تقدیر نے اوس شاہ کے در تک
ستارہ دیکھنا چمکے گا اوس دن چشم کالب کا

بہت ہشیار رہنا نفس کے دھوکے ہزارون مین
یہ دشمن دوست بنکر راہزن ہی نیک و بد سب کا

جو آنکھین ہون تو انوار تجلی صبح تک دیکھین
مزا اہل بصیرت جانتے ہین آخر شب کا

۷ — ۷ شعر

رشید آزاد ہون مین یا کہ پابند تعلق ہون
غرض جو کچھ کہ ہون مین ننگ ہون اپنے جد و اکابر کا

ذکر اچھا ہر جگہ کب ہے گل و گلزار کا
ذبح کرنا ہے قفس مین عندلیب زار کا

جانستان ہے زخم تیغ ابروے دلدار کا
قیس بیچارہ بھی تھا کشتہ اسی تلوار کا

غیر ممکن ہے اگر نظارہ روے یار کا
وعدۂ فردا ہے کیون کیون شوق ہی دیدار کا

گرچہ پرسش ہے ہان حسن عمل کی بھی ضرور
درد دل تحفہ ہے لیکن خاص اوس دربار کا

اوسنے جو چاہا ہوا ہوگا جو چاہیگا وہی
زور کیا چلتا ہے یان اقبال کا ادبار کا

کچھ نہ تھا سب کچھ ہوا یہ اوسکی قدرت نے کیا
جہل ہے قائل نہونا فاعل مختار کا

مین اگر پیدا نہوتا خوب ہوتا اے رشید
آہ پیدا ہوکے باغی بن گیا سرکار کا

۸ — ۱۵ شعر

اطراب بالخطاب

قصہ نہ چھیڑیے ابھی زلف دراز کا
کھل جائیگا طلسم شب پردہ ساز کا

سمجھو تو کیا یہ کہتی ہے نے سامعین سے
اک معجزہ ہے یہ بھی لبِ نے نواز کا

مجنون سے پوچھو لیلی کے حسن و جمال کو
محمود ہو تو مرتبہ جانے ایاز کا

بلبل چہ گفت گل چہ شنید و صبا چہ کرد
معلوم کسکو راز ہے ناز و نیاز کا

لیتا ہے عشق عاشق و معشوق کی خبر
پروانہ داغِ شمع کے سوز و گداز کا

جس کو شکارِ طائرِ دل کا مزا ملا
وہ کب کرے خیال کلنگ اور تذرو کا

ممکن نہین کہ ایک سی ہو جائین سب نگاہ
اوٹھہ جاے فرق چیل کا اور شاہباز کا

اِک وہ نگاہ جس سے بنے ذرّہ آفتاب
اِک وہ کہ کردے سیب کو گنٹھا پیاز کا

وہ جسکے دل مین تیری محبت کا داغ ہو
بیشک ولی ہے ہند کا ہو یا حجاز کا

پہونچانا چاہے جسکو حرم تک ترا کرم
طوفان بہی ہو تو غم نہین اوسکو جہاز کا

ساقی نے آج پیرِ مغان کا دیا خطاب
اب میکدہ ہے اور مصلّا نماز کا

اغوا نیوں ہے سرِ سلطانِ پیرِ غیب
اور دہٹر مرادآباد مین اوس سرفراز کا

دونون مین ارتباط سر و تن کا چاہیے
فتوے یہی ہے مفتیِ بااِمتیاز کا

باہم اگر نفاق نہو اتفاق ہو
کھٹکا نہین ہے فتنے کے پھر ترکتاز کا

مشہود آفتابِ حقیقت ہو اے رشید
اوٹھہ جاے گر یہ آنکھون سے پردہ مجاز کا

۹	مطلع	اشعر

بیوجہ تو نہین ہے یہ پردہ صفات کا
نادیدہ عشق چاہیے اوس پاک ذات کا

١٠

دکھاتے کیوں نہیں ہو روئے زیبا دلربا ہو کر	کوئی ناآشنا دیکھا شنا ہے آشنا ہو کر
پڑا رہنے دے مجھ بیدست و پا کو اپنے کوچے میں	کہیں میں جا بھی سکتا ہوں ترے در کا گدا ہو کر
جمال پاک اور بندوں کو شوق دید کیا معنی	کرم ہے جو کرے بندہ نوازی تو خدا ہو کر
خوشی تیری ہمیں آبادی و صحرا سے کیا مطلب	ہوئے آزاد ہر غم سے ترے محو رضا ہو کر
گدا کو تیرے نام پاک نے بخشی عجب عزت	بجاتے کوس شاہی ہیں فقیر بینوا ہو کر
یہی ڈر ہے کہ محشر میں اگر تو بے حجاب آیا	قیامت ہو گی قایم دوسری محشر بپا ہو کر

١١	رشید اس آستان پر جبہ سائی سے ہے بڑی رفعت اگر اونچا ہوا چاہے تو ہو دست دعا ہو کر	۷ شعر

سینہ نہ تیرے غم سے ہوا داغدار حیف	عالم رہا خزاں کا نہ آئی بہار حیف
آنکھیں جو دیں تو اپنا دکھا دے جمال بھی	آنکھیں ہوں اور تجھکو نہ دیکھیں ہزار حیف
دل جاتا تو کہیں تو میں کہدیتا دل کا حال	لیکن کہیں نہ مجھسے ہوا تو دوچار حیف
ہے عین لطف وعدۂ فردا حضور سے	خون گزر رہا ہے دل کو مگر انتظار حیف
دیتی ہزار بار کہا میں نے نیم شب	عبدی کبھی نہ تو نے کہا ایک بار حیف اسطرح سے کہ میں سنتا ١٢ منہ
میں کچھ نہیں ہوں میری حقیقت نہ پوچھیے	روپوش آفتاب سے ہے مشت غبار حیف

١٢	داد و دہش خدا کی ہے جب بعوض رشید مایوس اوسکے در سے ہوا امیدوار حیف	١٠ شعر

سہل نادانی سے سمجھے درد بیدرمان کو ہم	دل کے ٹکڑے ہو گئے روتے ہیں بیٹھے جان کو ہم

نکل اوٹھا بیٹھے جسے آسان سمجھکر جہل سے
کھہ رہے ہین آج مشکل تر اوسی آسان کو ہم

دستگیری ایک دو ساغر سے کی گر تو نے آج
عمر بھر ساقی نہ بھولین گے ترے احسان کو ہم

دوست بنکر خیر خواہی بھی کرے گر لاکھہ بار
سمجھے ہین اپنا عدو غارتگرِ ایمان کو ہم

جوشِ گریہ باعثِ دلتنگی احباب کیون
روک سکتے ہین ذرا انصاف اس طوفان کو ہم

آگیا قبضہ مین ملکِ بیخودی تو کیا ہوا
طے تو کر سکتے نہین ہین سرحدِ امکان کو ہم

دل مین دیتے ہین جگہ تیرِ نگاہِ یار کو
دوست رکھتے ہین بدل اوس دیس کے مہمان کو ہم

جانتے اس بزم مین خونِ جگر کو ہین شراب
اور کباب جوشِ نمک بختِ دلِ بریان کو ہم

بجلیان گرتی ہین جلتی ہین ہوائین روح بخش
جب کہا ئیگا خدا دیکھین گے اوس میدان کو ہم

دور ہین جب سے درِ سلطان سے مفلس ہین رشید
ورنہ کیا کیا بخش دیتے تھے کبھی دربان کو ہم

۱۳ — شبِ قدر — ۷ شعر

نہ دیکھا تجھکو اے جانِ جہان قسمت کو روتے ہین
بہا کر اشکِ حسرت داغِ حرمان دلسے دہوتے ہین

تصور مین رخِ تابان کے تیرے اے مہِ خجلی
کواکب کی طرح کب طالبِ دیدار سوتے ہین

ہمیشہ صبح سے تا شام تیری یادِ مژگان مین
دلِ بیتاب مین بیٹھے ہوے نشتر چبہوتے ہین

جو تیرے آستان پر جان و دل قربان نہین کرتے
وہ گنجِ شایگان ہاتھون سے اپنے مفت کہوتے ہین

نہالِ آرزو جنت مین اونکا بارور ہوگا
یہان پر جو ترا تخمِ محبت دل مین بوتے ہین

الٰہی تو مرا فضل و کرم سے پار کر بیڑا
کہ رو کر دیدۂ دیدار جو مجھکو ڈبوتے ہین

رشیدِ خستہ جان کی کیون نہووے آرزو پوری — گدایانِ درِ سلطان کہین محروم ہوتے ہین

۱۴ — سپہر نظر — ۷ شعر

جلوہ آرائی قدرت کو تری دیکھتے ہین — دید کا شوق ہے صنعت کو تری دیکھتے ہین

ہین وہی محرمِ اسرارِ شہود اور وجود — عین کثرت مین جو وحدت کو تری دیکھتے ہین

سرمۂ چشمِ بصیرت ہے سیہ تا بہ سپید — روز و شب دونون سے حکمت کو تری دیکھتے ہین

روئے خورشیدِ جہانتاب ہے شبنم کی طرف — صرفِ عشاق عنایت کو تری دیکھتے ہین

نعمتین سب تری اچھی ہین مزے مین لیکن — سب سے ہم بڑھ کے محبت کو تری دیکھتے ہین

اتباعِ نبوی مین تری خوشنودی ہے — ہان اسی راہ مین رحمت کو تری دیکھتے ہین

۱۵

یہی آتی ہے صدا روز درِ حق سے رشید
مانگ کیا مانگے ہے ہمت کو تری دیکھتے ہین

۵ شعر

مین طوطیائے چشمِ مہ و آفتاب ہون — یعنی غبارِ خاکِ درِ بوتراب ہون

جب سے گرا ہون تیری نظر سے خراب ہون — ذرے سے بھی حقیر ترا اے آفتاب ہون

گویا نہین دہن مین زبان تیرے سامنے — شمعِ خموشِ بزمِ سوال و جواب ہون

مین کچھ نہین ہون میری حقیقت نہ پوچھیے — دریائے موج خیزِ بقا کا حباب ہون

۱۶

چل اے رشید شہرِ حبیبِ خدا کو چل
اچھا ہے ساتھ مین بھی ترے ہمرکاب ہون

۵ شعر

ترا شکوہ نہین ہے اپنا درد اظہار کرتے ہین — فغان جو آستانے پر ترے بیمار کرتے ہین

گواہ نا امیدی اپنی ہیچی تیری عظمت ہے
تسلی کے لیے امید کا اقرار کرتے ہین

سر سودا زدہ اور پاک سنگ آستان تیرا
ہم ایسے سجدۂ بیجا سے استغفار کرتے ہین

جو دیکھا خوب تو دیکھا کہ غافل ہی نہین غافل
تجھی کو یاد سارے بیخود و ہشیار کرتے ہین

ادہر تو بے نیازی اے رشید اور اس طرف ہیچی
بجا ہے غرق خون جو دیدۂ خونبار کرتے ہین

١٧

[illegible]

قیامت نام ہے اپنی غزل کا
کہ ہووے یار غم کا کچھ تو ہلکا

۷ شعر

اگرچہ کہا ۱۱ور آخری کلام ازبرائے زمانہ فانی ہے

یہ تو غلط کہ ہے وہ کہین اور کہین نہین
اے چشم شوق تو ہی خدا بین نہین نہین

وہ جسکو چاہے رتبۂ عالی عطا کرے
رحمت کے آگے تفرقۂ کفر و دین نہین

جو اوسپہ جان نثار کرین وہ شہید ہین
شایان ہر ایک شاہ کے یہ شہ نشین نہین

بے اوسکے لطف زیست نہین گر جیے تو کیا
جی کیا لگے کہ خالی مکان ہے مکین نہین

جز بیم نیش نوش کی امید غیر سے
زنبور سرخ ہین مگس انگبین نہین

وہ ساتھ ہے اگر تو غلط ہے ہراس غم
عارف کسی بلا مین ہوا اندوہگین نہین

١٨

آنے دو روز حشر دکھا دینگے اے رشید
وہ بے حجاب آج ہے پردہ نشین نہین

۹ شعر

ڈھونڈھتا پھرتا ہے تو کس راہ کو
دل کے آئینہ مین دیکھ اللہ کو

عالم بالا کی کر پستی مین سیر
کیا نہین پانی مین دیکھا ماہ کو

عشق ہے آزاد و آزادی پسند
کیا کریگا خیمہ و خرگاہ کو

دیکھہ ابراہیم ادہم بادشاہ — چھوڑ کر ملک اور تاج و گاہ کو

چلدیے تنہا برہنہ پا و سر — دل مین اپنے لے کے درد و آہ کو

اونکا محکوم و مسخر کر دیا — حق نے سب ماہی سے لیتا ماہ کو

اور جو کچھ عنایاتین ہوتین — ہے خبر اوسکی دلِ آگاہ کو

سب رشید اوس در سے پاتے ہین مراد — چھوڑیو مت اِس درِ درگاہ کو

۱۹	اوسکا کیا کہنا وہ ہے سب کچھ رشید جسپہ ہو چشمِ عنایت شاہ کو +	۹ شعر

خالقِ کل کیے پیدا کس و ناکس تونے — خاک کو کر دیا قدرت سے گل و خس تونے

کبھی اوس دل مین نہوگا بجز اللہ اللہ — فضل سے جسکو کیا اطہر و اقدس تونے

سب پرندون پہ ہما کو ہے خدا داد شرف — استخوان کھانے سے کیا پایا کرگس تونے

جسپہ لکھا ہو کہ دل مین نہ جگہ غیر کو دے — ایسے دیکھے نہین کیا طاقِ مقرنس تونے

مژدۂ وصل کو کب تک نہ خبر پہونچاتے — تنگ جینے سے غمِ ہجر کیا بس تونے

بات کے مغز کو سنتے ہی پہونچ جاتے ہین — ابھی دیکھے نہ سنے ایسے سخن رس تونے

کیا ہے مذہب ترا حاجی حجرِ اسود کو — نہ تو تقبیل کیا اور نہ کیا مس تونے

فرق لازم نہین کیا بوالہوس و مخلص مین — کر دیا کیسے برابر کس و ناکس تونے

	کیون نہین فضل سے ملبوس کا سائل ہو رشید دشمنون کو بھی دیا مخمل و اطلس تونے	

۲۰

سر تصور سے ترے طور تجلا ہو جاے — تو ہو جسمین دل مین وہ دل عرش معلا ہو جاے

کیا ترا فیض محبت ہے کہ اللہ اللہ — ذرہ خورشید ہو قطرہ ہو تو دریا ہو جاے

پاس ہے اور تسلّی دل مضطر کو نہین — دور اگر ہوئے تو کیا حال ہمارا ہو جاے

پردہ اوٹھہ جاے خودی کا تو مٹے نقش دوئی — قیس مشکل ہے کہ مجنون نہو لیلا ہو جاے

صفت بندہ نوازی سے تو کچھ دور نہین — گر وفا آج ترا وعدۂ فردا ہو جاے

لب جان بخش سے تو بات سنا دے جسکو — وہ اگر مردہ بھی ہووے تو مسیحا ہو جاے

۷ شعر

۲۱

بندہ ہونے مین سے ہے ہر طرح کا آرام رشید
اوسکا کیا کہنا جو اللہ کا بندہ ہو جاے

کسنے کہا کہ یار نہ اغیار سے ملیے — دل جس سے ملے ایسے دل آزار سے ملیے

دونون ہی کا ہے نشو و نما ایک چمن سے — گر چشم بصیرت ہے گل و خار سے ملیے

بیدل ہو تو دلدار کی خواہش نہین بیجا — سر تن پہ نہ رکھتے ہو تو سردار سے ملیے

کیا دل کے سوا مخلص نادار کے ہے پاس — درہم کے لیے مالک دینار سے ملیے

عالم مین مسیحائی کا شہرہ نہین ممکن — جبتک نہ کسی عشق کے بیمار سے ملیے

تکلیف و تکلف نرہے نام کو باقی — ملیے نہ مگر بحث و تکرار سے ملیے

کیا عشق ہے کیا حسن ہے سب آجاے سمجھہ مین — اک روز رشید جگر افگار سے ملیے

۲۲ [illegible]

الفرق فی النصیحۃ عامۃ عشاق و شہرۂ فرق

۷ شعر [illegible]

چاند مانا کہ محرم کا نہین عید کا ہے — اک نظر دور سے بس شوق اگر دید کا ہے

تمنے دل آپ دیا غیر نے چھینا تو نہین
یہ نہ تعذیر کا موقع کا ہے نہ تہدید کا ہے

دل نہ دو غیر کو یہ دل ہے نظرگاہِ خدا
حکمِ ایمان یہی مطلب یہی توحید کا ہے

وحدت و واحدیت اور احدیت جو ہے
عینِ مدلول یہ سب کلمۂ تمجید کا ہے

اثرِ شادی و غم کو نہ جگہ دے دل مین
حکمِ ناطق یہی درویش کو تجرید کا ہے

ہون ترے در کا گدا نیک ہون مین یا بد ہون
منہ ترے فضل کی جانب مری امید کا ہے

پرتوِ حسنِ رخِ یار کے جلوہ سے رشید
دل کے ہر گوشہ مین عالم مہ و خورشید کا ہے

۲۴ — نالۂ نیم شبی — ۹ شعر

کوئی مایوس کیون ہو اپنی حاجت مانگ کر تجھسے
مرادین پاتے ہین سب ساکنان بحر و بر تجھسے

جسے جو کچھ مناسب تھا وہی تو نے اوسے بخشا
کسی نے فقر پایا اور کسی نے مال و زر تجھسے

کسی شے سے امید و بیم ہوتی ہے نہ اسکو
سمجھ مین جسکے آجاوے کہ ہے نفع و ضرر تجھسے

سمجھ مین کچھ نہین آتا کہ تو کیسا ہے اور کیا ہے
جگر خون کیون نہووے بیخبر ہین باخبر تجھسے

مرے اعمال کو مت دیکھ دیکھ اپنی عنایت کو
یہی اک عرض ہے مولا مری شام و سحر تجھسے

وہ دل مجھکو عطا کر جسمین تو ہو اور نہو کچھ بھی
ترا سودا ہو جسمین مانگتا ہون مین وہ سر تجھسے

اوٹھاے پلکونسے دستِ دعا آٹھون پہر کیونکے
تجھے معلوم ہے جو مانگتی ہے چشمِ تر تجھسے

دو عالم مین سوا تیرے نہین حاجت روا کوئی
بتا پھر کس سے مانگون مین نہ مانگون مین اگر تجھسے

رشید خستہ جان کے حال پر اب مہربانی ہو
کہ وہ مدت سے رکھتا ہے امید یک نظر تجھسے

۲۴	وجد و حال	۱۱ شعر

مرا وہ مرتبہ جانے جسے کچھ قدرِ ایمان ہے
کہ مین مداح اوس شہ کا ہون جو ممدوحِ یزدان ہے

نہ مانے گا وہی جو منکرِ آیاتِ قرآن ہے
ہمارے پیشوا کا خالقِ بیچون ثناخوان ہے

یہان محکوم ہین جن و بشر حور و ملائک سب
برابر میمِ احمدؐ کے کہان مُہرِ سلیمان ہے

حبیبِ کبریا سے کیا کسی کو حُسن مین نسبت
کہ نعلین آپکی رشکِ مہ و مہرِ درخشان ہے

کبھی کعبہ سے رکھتا مین نہ ہرگز اک قدم باہر
مگر شوقِ مدینہ روح سے دست و گریبان ہے

خدایا پہونچا دے میری کشتیِ امید ساحل تک
کہ گردابِ محیطِ اشکِ حیران چشمِ گریان ہے

مرا منہ اور مدیحِ سرورِ دنیا و دین یارب
عنایت سے تری یہ مغفرت کا میری سامان ہے

کہان اعمال تھے ایسے کہ خوش ہوتا خدا مجھسے
مگر ہان مدحِ محبوبِ خدا کارِ نمایان ہے

بنایا امتِ حضرت نہین شکر اسکا ہو سکتا
خدائے پاک کا ہم عاجزون پر کیا ہی احسان ہے

درود اللہ کا اونپر سلام اللہ کا اونپر
کہون کیا کسقدر اللہ اونکا مرتبہ دان ہے

رشید آیا ہون خالی ہاتھ مین دربارِ عالی مین
قبولِ شاہِ دین گر ہو تو یہ حاضر دل و جان ہے

۲۵	اربعین	۱۶ شعر

یہ دل حاضر ہے اپنے کام کا اس دل کو کر لیجیے
بڑی بندہ نوازی ہے غلامی مین اگر لیجیے

غلامونکو باندازِ ہنر سب مول لیتے ہین
غلامِ بے ہنر مین ہون غلامِ بے ہنر لیجیے

پھنسا طوفان مین ہون دشمن ڈبونے پر ہے آمادہ
مری جلدی خبر اے بادشاہِ بحر و بر لیجیے

مرے کیا پاس ہے جز اشکِ حسرت نذر دینے کو
اگر منظور ہو جائے تو ہے سلکِ گہر لیجیے

ذرا شبہ نہین ہمین نظرگاہ خدا دل ہو | جو نام اوسکا باخلاص و ادب شام و سحر لیجئے

۲۶ رشید اس راہ مین پیش آتی ہین دشواریان بیحد
جو ہووے راہ دان ہمراہ ایسا راہبر لیجئے
شعر

در دمندان محبت کو مزا آہ مین ہے | لذت روح فزا نالۂ جانکاہ مین ہے
کیون ملائک نہ طواف دل آگاہ کرین | بار عام شہ عالی اسی خرگاہ مین ہے
روز و شب آئینہ دار اوسکے رخ و زلف کے ہین | جلوہ گر ایک وہی مہر مین ہی ماہ مین ہے
تربیت عالم بالا سے ہے اس عالم کو | اثر ریزش باران ثمر و کاہ مین ہے
ڈھونڈہتے یوسف گم گشتہ کو ہین آپ کہان | پیر کنعان وہ نہین پر ہے مگر چاہ مین ہے
مرحبا اے ملک الموت خوش آئے ٹھہرو | ابہی قاصد ابہی محبوب کا خط راہ مین ہے

۲۷ اپنے سب کام رشید اوسکے حوالے کردو
کیا ہے وہ جو کہ نہین قدرت اللہ مین ہے
شعر

یارب مرے دل مین نور بھر دے | ذرہ کو آفتاب کر دے
دیکھون مین تجھے ہر ایک شے سی | وہ چشم وہ قوت نظر دے
در تک ترے جلد اوڑ کے پہونچون | ایسا مجھے زور بال و پر دے
دے یاد مین لذت حضوری | غفلت کے نہ مجھپہ ڈال پردے
مانگون جو کچھ وہی عطا ہو | یہ میری دعا مین تو اثر دے
ایمان کو رفیق دائمی کر | اور فضل سے توشۂ سفر دے

۲۸ — ۷ شعر

احمدؐ کے طفیل سے اپنے صدقے
انجامِ رشید خیر کر دے

فدا جو تجھ پہ دل و جان سے ہر ادا مین رہے
جفا مین شاد رہے اور خوش وفا مین رہے

پیار جسکو کیا تو نے تیرے پاس رہا
امام گھر کو نہ پھر آئے کربلا مین رہے

وہ جنکے دل پہ کھلا رازِ حکمِ اُدعُونی
تمام عمر وہ زمزمہ کنان دعا مین رہے

سکھایا حضرتِ آدم سنے طرزِ استغفار
کہ عمر بھر سحر و شام ربّنا مین رہے

وہی ہین زندۂ جاوید جو مرے تجھپر
فنا کے گھر سے گئے عالمِ بقا مین رہے

خدا نے متقیون کو کہا ولی اللہ
ولی وہی ہین جو درجات اِتقا مین رہے

۲۹ — ۹ شعر

رشیدِ خستہ جگر پر جو لطف ہو یا رب
تو محو تیرے ہی دیدارِ جانفزا مین رہے

پرتو نے ترے دل کو مرے تابِ گہر دی
کیا تابِ گہر روشنیِ شمس و قمر دی

سے مے آگ ترے پرتوِ رخسار نے کر دی
جاتی نہ رہے کیون دلِ افسردہ کی سردی

تصویر جو دیکھی تو مصور سے لڑی آنکھ
یہ خاکِ قدم سے نے ترے تیزیِ نظر دی

محفوظ ہون اعدا سے ظفر ہے مرے ہمراہ
اثبات نے لا اور نفی نے وہ تیغ و سپر دی

باطن بھی ہو ظاہر کی طرح تابعِ سنت
محبوبِ خدا کی ہے غلامونکو یہ وردی

ہے بیخود و باخود کے مراتب مین بڑا فرق
عزت مین برابر نہین نامردی و مردی

صدقے ترے فرمادے کبھی تو بھی تو عبدی
شہرت مری عالم مین ترے نام نے کر دی

مشکل نہین آسان ہے بہت جلی منازل — تہوڑی سی بہی اللہ نے امداد اگر دی

۳۰ اشعار قصیدۂ ناتمام در مدح الف احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — ۶ شعر

وہی تا منزلِ مقصود رسیدہ جا پہونچتا ہے — جو مداح از رہِ اخلاص احمدؐ کے الف کا ہے

نہین کچہہ اسکے آگے ساحرون کا سحر چلتا ہے — کلیم اللہ کا اسکو عصا کہیے تو زیبا ہے

نہ کیونکر اسکو راہِ راست کہیے دین وایمان کی — کہ جو اللہ تک پہونچا اسی رستہ سے پہونچا ہے

تعالی اللہ سروِ جویبارِ راستی ہے یہ — کسی نے باغِ جنت مین کب ایسا سرو دیکھا ہے

کوئی راہِ خدا مین استقامت سیکہہ لے اس سے — کہ امرِ فاستقم کا راز صاف اس سے ہویدا ہے

۳۱ — ۳ شعر

ڈوبے جاتے ہین یہ سروِ چمن بارِ خجالت سے
بہارستانِ خوبی کا عجب یہ سرو رعنا ہے

تری نگاہِ عنایت جو اے خدا ہو جاے — تو ایک آن مین درویش بادشا ہو جاے

پڑے نظر جو تری کاسۂ گدائی پہ — گدا کے ہاتہ مین جامِ جہان نما ہو جاے

۳۲ — ۴ شعر

تری نگاہِ عنایت جہان کی بود و نمود
پہرے نگاہ جو تیری ابہی فنا ہو جاے

بارِ منت میری گردن پر ترے خنجر کا ہے — سر اوٹہا سکتا نہین یہ نقش سنگِ در کا ہے

پتلیون سے دلکشی باتین سنین محفل مین آج — کیا شکایت پتلیون کی لطف بازیگر کا ہے

کیا کیا تہا جا کے دنیا مین یہ پوچہینگے ضرور — دیکہیے کیا منہ سے نکلے ڈر بڑا محشر کا ہے

گاہ مرتے ہین گہے جیتے ہین مدت سے رشید — یہ کرشمہ دیکہیے زلف و رخِ دلبر کا ہے

۳۳ — ولہ رحمہ — ۲ شعر

بیخبر کو حالِ دل سے باخبر کرنا نہ تھا — خنجرِ بیدادِ قاتل تیز تر کرنا نہ تھا
نذر مین عذر آوری کرتا نہین دانا پسند — سبحۂ صد دانہ کو سلکِ گُہر کرنا تھا

۳۴ — ولہ — ۲ شعر

ایسے ہی کہتے رہو مطلب ہے اِس کہنے سے کیا — بی نیازی جب یہی ہے پھر تم سہنے سے کیا
امتحان پر امتحان نے کہدیا جب صاف صاف — دلبرو سا ہو کا قصہ ہے چُپ رہنے سے کیا

۳۵ — ولہ — ۲ شعر

بے نجائینگے نہ اَحْیَان نہ عَبّان کے پاس — بدگمان وہم کی دارو نہین لقمان کے پاس
خوانِ الوان تو یارانِ شکم سیر کو ہے — اور لبِ نانِ تُنک تک نہین مہمان کے پاس

۳۶ — ولہ — ۲ شعر

وعدہ کیا آنے کا آتے نہین — وعدہ فراموش اسے کہتے ہین
بات کا مطلق نہین دیتے جواب — دیکھیے خاموش اسے کہتے ہین

۳۷ — ولہ — ۲ شعر

الآن کما کان کا مضمون نہین سمجھے — بقراط و ارسطو و فلاطون نہین سمجھے
حیرت مین کٹی عمر بڑے دیدہ وروُن کی — کیا ذات مین ہے واحدِ بیچون نہین سمجھے

۳۸ — ولہ — ۲ شعر

ہم اوسکی دید کے بھوکے جو اپنا تشنۂ خون ہے — ہمارے دردِ بیدرمان سے بلتا دردِ مجنون ہے

(حاشیہ: ۱ الفرق بین البیان والایجاز ... [illegible])

خطا بیشک ہوئی جو بے اجازت بزم مین آئے ۔ سزا دیجئے کہ مجرم آپکے احسان کا ممنون ہے

۳۹ ولہ ۲ شعر

بلا ہے سب سے نیارا اور سب سے جدا ہے ۔ کوئی کیا جانے تو کیسا ہے کیا ہے

امید و یاس سب بے پایان ہین دونون ۔ عجب حیرت فزا یہ ماجرا ہے

۴۰ تکملہ شعر غالب ۲ شعر

ہستی کے مت فریب مین آجائیو اسد ۔ عالم تمام حلقۂ دام خیال ہے

دیّار دوسرا ہے کب دہر مین بتا تو ۔ پہر کیا یہ تو تو مین مین کیسا قیل و قال ہے

۴۱ ناتمام تضمین بر غزل رضوان ۶ تضمین

مدت سے ملائک بہی تہے لقاجوے محمدؐ ۔ اور حورون کا دل بستۂ گیسوے محمدؐ

تہی سبکے دماغون مین بسی بوے محمدؐ ۔ اترائین نگاہین جو بڑہین سوے محمدؐ

دل لوٹ گئے دیکہتے ہی روے محمدؐ

وہ عارض رشک ید بیضا نظر آیا ۔ آنکہون نے جو دیکہا نہ تہا جلوا نظر آیا

کیا پوچہو ہو کیا تمسے کہون کیا نظر آیا ۔ اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا

دیکہا جو کبہی آئینۂ روے محمدؐ

خورشید بہت اپنی صفائی پہ نہ اترائے ۔ گر تاب ہو آجاے مقابل مین نہ ہرگز

ایسا بہی کوئی ہے نہ جسے دیکہکے غش آئے ۔ بجلی کی طرح برق تجلی بہی تڑپ جا

بے پردہ اگر ہو رخ نیکوے محمدؐ

وہ نور جو عارف کے دلِ پاک مین چمکا
وہ نور کہ ایمان کا ہو نور اوس سے دوبالا

وہ نور جسے کہتے ہین سب عرش کا تارا
یہ چاند کا جلوہ ہے نہ سورج کا اوجالا

پھیلی ہوئی ہے روشنی روے محمدؐ

آئینۂ خورشیدِ ضیا اوسکو ملے گا
یعنی دلِ پر صدق و صفا اوسکو ملے گا

وہ بڑھ کے ہے جو اسکے سوا اوسکو ملیگا
تعبیر سے ہے دید رخِ خدا اوسکو ملے گا

جو خواب مین دیکھے رخِ نیکوے محمدؐ

مانا کہ وہ ہے مشتری و زہرہ سے بہتر
خورشید کے تو ہو نہین سکتا ہے برابر

ہو فرق مجاز اور حقیقت کا جہان پر
بن سکتا ہے گھٹ بڑھ کے فلک پر مہِ انور

ابروے محمدؐ کہین یا روے محمد

۴۲ مثنوی ناتمام ۲۳ شعر

الٰہی دل کو جسکی جستجو ہے
رضامندی ہے تیری اور تو ہے

دواے دردِ دل ہے نام تیرا
مرادِ گوش ہے پیغام تیرا

عیان سر کا مرے سرّ نہان ہو
یہ سر ہو تیرا سنگِ آستان ہو

اوٹھائے مژہ سے دستِ دعا ہے
تمنا آنکھ کی تو جانتا ہے

وہ مقصد ہاتھ آئے قصد کے ساتھ
تہیدستانِ قسمت سے ہون ہاتھ

رہین کوچے مین تیرے گرم رفتار
یہی ہے آرزوے پاے افگار

سوا تیرے نہین معبود کوئی
نہ مقصود اور نہ ہے موجود کوئی

نہ ساجھی ہے ترا کوئی نہ ند ہے
نہ تیرا مثل ہے کوئی نہ ضد ہے

تصرف کی ترے سے ہے ہر جگہ ہوم
زمین و آسمان ہین تیرے محکوم

کرورون ایسے عالم ایک دم مین
بناوے اور تو بھیجے عدم مین

بھلا حاجت کسی سے تجھکو کیا ہے
تو اپنے آپ کرتا ہے جو چاہے

تجھے مشکل نہین اے میرے رب کچھ
ارادے سے ترے ہوتا ہے سب کچھ

تجھے آتش سے کرنا سہل ہے گل
جو تو چاہے دھوان ہو شاخ سنبل

جسے تو چاہے عالی مرتبہ دے
گدا کو بادشاہون سے بڑھا دے

کرے چاہے جسے مقبول درگاہ
بجا ہے ما یشاء یفعل اللہ

خلیل از دیر و زکعبہ ابوجہل
چنین دشوار مشکلہا ترا سہل

تری ہر دم نئی ہے شان مالک
مین تیری شان کے قربان مالک

تو مالک ہے تری بندہ نوازی
جو تو ناچیز بندہ سے ہو راضی

امانت دار ہو یہ خاک ناکام
مجال خاک ہے یا ہے ترا کام

کہان مین اور کہان تیری محبت
عنایت ہے عنایت ہے عنایت

کرم کا شکر کب تیرے ادا ہو
جو عمر خضر بھی پاؤن تو کیا ہو

دل بیتاب کو کیا کوئی سمجھائے
نہ آواز آج تک تیری سنی ہائے

رہے ہے خوابیدہ بخت چشم کب تک
نہ دیکھا وہ جمال پاک اب تک

۴۳	مناجات	۷ شعر

الٰہی ترا نام لیتا ہون جب
نگاہون سے گر جاتے ہین سبکے سب

دو عالم کا ہے توہی حاجت روا
گدا تیرے در کے ہین شاہ و گدا

ترے ہوتے اورون سے کہنا حرام
تو قادر ترے آگے عاجز تمام

جو تو چاہے پھر کام مین دیر کیا
یہ قدرت کسی مین ہے تیرے سوا

الٰہی مجھے وہ سمجھ بوجھ دے
کہ ہر دم دل و دین مین تو رہے

ترے نام سے دل کا غم دور ہو
ترے جلوہ سے دین پر نور ہو

رشید اوسکو سمجھا ہے جب تو کفیل
فقل حسبی اللہ نعم الوکیل

۴۴	مسدس شعر سعدیؒ	۵ بند

دل و جان محو تماشاے دوست
سراپا تجلی سراپاے دوست

نہ ہے حسن جان تازہ فرماے دوست
نہ ہے جلوہ روح افزاے دوست

خوش آن دل کہ دارد تمناے دوست
خوش آن سر کہ شد وقف سوداے دوست

سب اوسکا ہی جلوہ ہے نزدیک و دور
اوسی سے ہین سب جلوہ گر نار و نور

نہ دیکھین تو ہے بس نظر کا قصور
وگرنہ اوسی کا ہے سب جا ظہور

خوش آن دل کہ دارد تمناے دوست
خوش آن سر کہ شد وقف سوداے دوست

کرون عرض کیا میرے پروردگار
کہ سب حال تجھپر تو ہے آشکار

یہی آرزو اب ہے لیل و نہار
کہ دیکھوں میں پھر بھی تجھے ایکبار

خوشش آندل کہ دارد تمنائے دوست
خوشش آن سر کہ شد وقف سودائے دوست

وہ چاہے تو عامی کو عارف کرے
شناسائے رمز معارف کرے

زر و مال دے اور صارف کرے
نہ پابند دام زخارف کرے

خوشش آندل کہ دارد تمنائے دوست
خوشش آن سر کہ شد وقف سودائے دوست

اوسی کا ہے دریا اوسی کی ہے موج
اوسی کی ہے پستی اوسی کا ہے اوج

اوسی کا ہے ملک اور اوسی کی ہی فوج
اوسی کے بناتے ہین سب مرد و زوج

خوشش آندل کہ دارد تمنائے دوست
خوشش آن سر کہ شد وقف سودائے دوست

قطعۂ تاریخ وفات مولوی سید محمد عبد المجید مہین برادر مصنف رحمہما اللہ

مقتدانا مولوی عبد المجید
جب ہوے وہ عازم ملک بقا

آٹھوین تاریخ تہی شوال کی
روز تھا منگل کا او روقت عشا

سال رحلت قبر پر لکھہ اے رشید
قدوۂ ابرار مقبول خدا
۱۳۰۲

تاریخ بنا مقبرہ و رحلت مسماۃ خورشید بیگم زوجہ مرزا مظفر حسن ناظر

یہ مدفن ہے خورشید بیگم کا دیکھو | یہان سایہ گستر ہے رحمت خدا کی
جو آئین وہ کچھہ پڑھ کے قرآن بخشین | امید اوسنے رکھتا ہون پھر مین دعا کی
وہ زوجہ تھین مرزا مظفر حسن کی | کہ دی جنکی طینت مین خالق نے پاکی
مرادآباد کو گر بلا آئین | سکونت سے جنکی سب پہ اون با صفا کی
جو صوبات نزور کی ہے فوجداری | نظارت اونہین حق نے اوسکی عطا کی
تھی شعبان کی ساتوین روز جمعہ | سن ہجری تیرہ ۱۳۰۲ سو دو مین قضا کی
ذرا وسط گردون سے سورج ڈہلا تھا | کہ اوس ماہ نے راہ مغرب کی تاکی
گیا دل اچٹ دار فانی سے ایسا | کہ اک دم مین لی راہ ملک بقا کی
مئی کے مہینے کی بائیسوین ۲۲ تھی | کہ گرمی کی ہے اسمین شدت بلا کی
اٹھارہ سو سن عیسوی اور پچاسی | اسی سن مین ہے یہ عمارت بنا کی
دعا ہو وے تاریخ جو معنوی ہو | یہ ترغیب سے ہے طبع معنی گرا کی
سرا پا سے طوبے ۱۹ سے آواز آئی | کہ تاریخ رحلت سے ہے رحمت خدا کی ۱۲۸۳
۱۳۰۲

تاریخ وفات مولوی محمد انوار الحق وکیل مرادآباد

آٹھوین ۸ ماہ محرم کی تھی اتوار کا دن | نو ۹ بجے ہونگے کہ جاتی رہی گھر کی رونق

لکھہ رشید اچھا ہے یہ مصرع تاریخ وفات
شاد جنت کو گئے مولوی انوار الحق
۴ ۱ ۳ ۰ ۳

قطعہ تاریخ انتقال مولوی عبدالرب وکیل سرکار مرادآباد و جنرل اعظم الدینخان بہادر مدارالمہام ریاست رامپور

مولوی عبدالرب اور جنرل عظیم الدینخان — تھے دماغ و دل مین دونون ایک سے عالیمقام
مدح خوان چھوٹے بڑے ہین انکے خلق و حلم کے — ہوتے ہین ممدوح عالم خیرخواہ خاص و عام
دونون کو مدنظر ہر دم رفاہ خلق تھی — زندۂ جاوید ہے جو چھوڑ جاتے نیک نام
ڈھونڈہے بدگو انکے تو دنیا مین پائین شخص — ایک ...... ایک ...... ایک فی معنی الرّدام
پہلی ماہ عید اضحے سے ہے رحلت ایک کی — دوسرے کی ہے شہادت اول از عید صیام

دونون کی تاریخ رحلت ایک ہی مصرع مین ہے
نیک ہین اہل یقین مثواہما دارالسلام

تضمین تاریخ حادثہ جنرل اعظم الدین خان بہادر شہید مدارالمہام ریاست رامپور

یہ دورنگی ہے جہان کی چشمدید — ہے محرم گاہ اور ہے گاہ عید
ایک شادان ایک کو رنج شدید — ہے مجال دم زدن کسکو رشید

یفعل اللہ ما یشاء و یرید

کہہ رہا ہے انقلاب صبح و شام — ایک حالت پر نہین ہرگز قیام
وقف حیرانی ہے عقل خاص و عام — کیا کوئی جانے کہ افراد انام

کیون ہوے پیدا ہوے کیون ناپدید

جسکو ہو مقصود راہ اہتدا — وہ نہ چھوڑے اتباع انبیا
سیکڑون نے اسمین سر مارا تو کیا — ستر مکتوم قدر کسپر کھلا

کس نے کھولا قفلِ ناپیدا کلید

ایک سے شے پیدا کبھی پنہاں کبھی
جانتے اِس بات کو تو ہین سبھی
سے ہے زبان زد کیا ہوا کیسا تھا ہی
بس وہی ہوتا ہے اور ہوگا وہی

چاہتا جو کچھ کہ سے ہے ربِّ مجید

ایک کو ہر طرح سے ناز و نعیم
بس اوسی سے چاہیے امید و بیم
ایک کا دل نشتر و فاقہ سے دو نیم
ایک کے حق مین ہے رحمٰن و رحیم

ایک کے حق مین ہے ذوالبطش الشدید

واصلِ حق کوئی کوئی حق سے دور
متقی کوئی کوئی محوِ فجور +
کوئی تائب کوئی توبہ سے نفور
دوزخ و جنت کا بھرنا ہے ضرور

کیون نہو کوئی شقی کوئی سعید

ہین مخاطب اسمین سارے خاص و عام
کچھ تو بولین اہلِ روم و اہلِ شام
دین جواب اس بات کا بالکل تمام
کیا نہ تھے حق پر امامِ تشنہ کام

تشنہ خون کیون ہوئی فوجِ یزید

ظالمون کا کیا ہوا انجامِ کار
کٹ گئی جڑ رہ گئے بے برگ و بار
غیب سے کنپٹی پڑی ذلت کی مار
ہو گئے آخر وہ سب مخذول و خوار

ناصواب اندیشِ قومِ ناسدید

جو عدو ہین وہ نہ مانین گے ابھی
دیکھین گے جبتک نہ ذلت اور بھی

پہر کہین گے خود کہ حق تو ہے یہی ‏ ‏ یان بہی ہے انصاف سے صورت وہی

خون ناحق کا نتیجہ ہے پلید

کیا ہوا وہ گلفشان گلزار من ‏ ‏ گر پڑے ایک ایک برگ و بار من

ظلمت غم سے ہے کہان انوار من ‏ ‏ شہریون سے اوٹھ گئے آثار من

ہین مشوش کیا قریب و کیا بعید

اب تو حق سبکی زبان پر آگیا ‏ ‏ جسنے مارا اوسنے کی بیشک خطا

یہ وبال اوسکا نہین تو پہر ہے کیا ‏ ‏ خوف سے لرزان ہے دل ہر ایک کا

کیا بلا لاتے ہین اشکال جدید

پوچھتے کیا ہو کہ ہے کب روز حشر ‏ ‏ جان لوگے آئے گا جب روز حشر

نیک و بد کہل جائیگا سب روز حشر ‏ ‏ یان جو ہوتا تہا ہوا اب روز حشر

کسکا منہ کالا ہو کسکا ہو سپید

ربنا اللہ توکلنا علیہ ‏ ‏ رحمۃ فوز فلاح من لدیہ

کل ما یرضیہ عنی فی یدیہ ‏ ‏ یغفر اللہ لمن تاب الیہ

انہ التواب فضلاً للعبید

سب کے آگے ہے یہ راہ خطر ‏ ‏ کون ہے کسکو نہین مرنے کا ڈر

جانتے ہین اسکو ہر جن و بشر ‏ ‏ بار خاطر سبکا مرنا ہے مگر

دل شکن ہے ناوک مرگ شہید

خان عالی شان والا مرتبت
عمدۃ الاعیان والا مرتبت
زبدۃ الاقران والا مرتبت
اعظم الدین جان والا مرتبت
جسکی ہے عید شہادت قبل عید

جانے سے اسوقت مانع تھے سبھی
پر نہ مانا اور کہا سب سے یہی
حق نے جو چاہا وہ ٹلتا ہے کبھی
تیسرا روزہ تھا شب منگل کی تھی
جب کہا لبیک یا ربی المجید

وہ تہمتن شیر دل دستور شہ
ایسے مارا جائے بیجرم و گنہ
کس سہولت سے کٹی وہ سخت رہ
گولیاں کھا کر سر و سینہ پہ چھ
اپنا حورون کو کیا مشتاق دید

میتوان انداخت بر گردون کمند
میتوان آسان شکستن کوہ بند
میتوان شد مالک ملک خجند
اے خوشا طالع زہے بخت بلند
پانے ہر کس کے بدین پایہ رسید

کوہ حلمش کم از برگ کہے
شیر با زورش زبون تر روبہے
زین سخن ممنکر نگردد ابلہے
حکمران تا زیست دنیا مین رہے
اور گئے دنیا سے تو ہو کر شہید

تہا یہ سامان سب برائے مغفرت
تاج رحمت اور قبائے مغفرت
گوہر جان رونمائے مغفرت
نعرۂ ہاتف دعائے مغفرت

باد بیحد رحمتِ حق بر شہید

۱ ۳ ۰ ۸

ظالمون کی کہتے ہین رسّی دراز
رسّی اور پھانسی مین کیا ہے امتیاز

دیکھو مظلومون کا بھی ہے چارہ ساز
دوسری تاریخ ہے اعدا گداز

۷۶

شد شہید و بر مرادِ دل رسید

۸۴
۷۶

۱ ۳ ۰ ۸

قطعۂ تاریخ وفات محمد علیخان مرحوم

کسی کو نہ تھا اپنا مرنا گوارا
محمد علیخان کے مرنے نے مارا

غریب اونکے مرنیسے کیونکر نہ مرتے
غریبون کو تھا اونکے دم کا سہارا

سراپا تھے آئینہ خُلقِ حسن کے
سیادت ہر اک بات سے آشکارا

محرم کی ہشتم سہ شنبہ کا دن تھا
ابھی نو ۹ بجے تھے کہ پیارا سدھارا

نمازِ جنازہ فریقین پڑھ لین
ہوا عالمِ غیب سے یہ اشارا

ہوئی فکر تاریخِ رحلت کی مجھکو
نہ تھا کوئی الہامِ ملہم سے چارا

ندا کان مین آئی روے دعا سے
مقیمِ مقامِ بہشت دل آرا

قطعۂ تاریخ شادی

چو شد بزمِ تفضل خان افضل
نوا سنجِ مبارک باد شادی

پئے تاریخ ہاتف گفت اجمل
مبارک جشن عیش آباد شادی

۱ ۳ ۰ ۹

ولہ

بزمِ طرب مین حاضر سب پیر او رجوان تھے
ہم بھی وہان تھے لیکن ناخواندہ میہمان تھے

خُرد و کلان نے کہائی خوش ہو دعوتِ ولیمہ
پوچھے تو کوئی ہمسے ہم کیون نہین وہان تھے

جا پہونچے وقت پر سب جب لوگ تھے توانا
ہم کسطرح پہونچتے بس زار و ناتوان تھے

کیون زار و ناتوان تھے کس غم سی تھی یہ حالت
اورون پہ مہربان ہین جو اپنے مہربان تھے

وہ مہربان ہوے کب نامہربان جو ہونگے
اب بھی وہ دردِ دل ہین جب بھی بلاے جان تھے

اجمل غلط ہے اپنی ناحق کسی کا شکوہ
جب ہم نہ تھے تو وہ بھی کب ہمسے بدگمان تھے

هو العزیز الرشید

ہذہ عشرۃ کاملۃ فی تاریخ ولادت المولود المرفود سلمہ اللہ الودود ثلاث مائۃ و عشرین بعد الالف

خان ابنِ خان تفضل خان را اولادش بگو
شکر یزدان را کہ پوری اینچنین دادش بگو

حبذا پورِ بلند اختر سکندر طالعی
در گلستانِ سعادت سروِ آزادش بگو

چہرۂ زیبای او رشکِ گلِ رضوان بگو
قامتِ دلجوی او بالای شمشادش بگو

نامِ آن پورِ گرامی زاد گر پرسی زمن
شد تجمل خان فروغِ خانۂ یادش بگو

تہنیت سنجِ ولادت پیرِ پنہان پیکری
گفت در گوشِ دلم تاریخِ میلادش بگو

گفتمش خود لطف کن فرمود گوش آور فرا
یوسفِ مصری کنارِ مادر آبادش بگو

سنہ

جس گھڑی پیدا تجمل خان ہوے
تھی تجلی حشمت و اجلال کی

عصر کا تہا وقت دوشنبہ کا دن | تیرہوین[۱۳] تاریخ تہی شوال کی
مجہسے ہاتف نے کہا تاریخ لکہہ | ایسے با اقبال فرخ فال کی
فکر کرتے ہی نظر آنے لگی | شکلِ صبحِ عید و بخت اقبال کی

۵۳

توان جست تاریخِ آن دل نوازہ | ز لفظِ بلند اختر پاکباز

۵۴

آن دم کہ تجمل خان در بزمِ وجود آمد | ہاتف نظرِ حق باین فرمود بتاریخش

۵۵

خوشا این مصرعِ سال است واللہ | تجمل خان نیکو صاحبِ جاہ

۵۶

سالِ میلادِ تجمل خان جہان را بر زبان | زینتِ گیتی و نورِ دیدۂ اہلِ زمان

۵۷

بوقتِ فکر ہاتف کرد ارشاد | ہمایون بختور تاریخِ میلاد

۵۸

تجمل یافت چون آغوشِ مادر | بہین بختِ جگر تاریخ بہتر

۵۹

ہوئی تاریخ فرزندِ تفضل | ہمایون شوکت و جاہ و تجمل

سنہ

تجمل خان نمودہ روسے چون ماہ — خجستہ ماہ زو تاریخ دلخواہ

قد لہ علیہ الکلام لنسئل الفضل من المفضل المنعام

کس توقع پہ یہ تاریخ لکہی دنل سے تونے — قدردان کون ہے جو سعی کی ازبس تونے

کان سے شام اودہ سے تونے سنی کب کس سے — آنکہہ سے دیکہی نہین صبح بنارس تونے

یون نہ کہہ مجہسے نہین آم کوئی بہی چہوٹا — نہ سنا ہوگا کبہی نام سدہارس تونے

دیکہکر ٹانگ ٹہی اور بڑی سی گردن — تہیلیا والے کو بہی کہدیا سارس تونے

نہ کبہی لایا کبہی بار گیا گورکہہ پور — وہان بکتا نہین دیکہا کہین امرس تونے

جہڑکیان کہاتے ہین مجبور ستم سہتے ہین — مجہسا دیکہا ہے جہان مین کوئی بیکس تونے

نہ تو پنڈت ہی سے گنے اور نہ راگہو جیتین — کہا دیج ہی نہ پڑوا نہ اماوس تونے

کیسے معلوم ہو عاشق کے تپ عشق کا شور — ہات رکہکر کے تو دیکہا نہین ملس تونے

کاوش عشق کی ایذا کو نہ کچہہ مجہسے پوچہہ — شمہ اوسکا ہے سنا جسکو ہے نقرس تونے

جو ترا دوست بنا تو بنا اوسکا دشمن — ہمکو آگاہ کیا اور لیا جس تونے

ہم فقیرون سے نہ بہڑ تجہسے کہے دیتے ہین — ضرب لاحول کی چکہی نہین کس تونے

کیون نہین فضل کے ملبوس کا سائل ہو رشید — دشمنون کو بہی دیا مخمل و اطلس تونے

تاریخ وفات شیخ عبد اللہ ٹہیکہ دار

وہ تہے ہر کام مین چست اور ہشیار — ہمیشہ کاہلی سستی سے بیزار

اگر تاریخ رحلت کی ہے درکار — کہو سب شیخ عبداللہ دیندار
۱ ۲ ۳ ۱ ھ

عیدی عید الفطر

جب کہ گذر گئے ماہِ صیام — ہو گئی عید بہر خاص و عام
چاہیے پہلے دیوین صدقہ فطر — پھر کرین سوے عیدگاہ خرام

ایضاً

آتی اسی طرح سے رہے بار بار عید — اے روزہ دارو تمکو مبارک ہزار عید
روزہ اگر خدا نے کیا ایک بھی قبول — پھر دیکھنا دکھاتی ہے کیا کیا بہار عید

ایضاً

کیا روح فزا جلوہ عیدِ رمضان ہے — محوِ طرب و عیش دلِ پیر و جوان ہے
عید اونکی ہے جن لوگون کے روزے ہوے مقبول — تارک کے لیے عید یہان ہے نہ وہان ہے

عیدی عید الضحےٰ

حاجیون کے زیبِ سر فضلِ خدا کا تاج ہے — حاجیون سے پوچھیے کیا دن خوشی کا آج ہے
کچھ فضیلت مجھ سے قربانی کی سن لو مختصر — جان فدا جان آفرین پر ہو تو یہ معراج ہے

ایضاً

عیدِ قربان کی جہان مین دہوم ہے — ہے خوشی موجود غم معدوم ہے
اہلِ دولت جو نہ قربانی کرے — دین کی دولت سے وہ محروم ہے

قطعہ شبِ برات

شب برات آئی مہ شعبان مین — سولہ دن باقی رہے ہے رمضان مین
سب ہے عبادت کے لیے یہ رات خوب — اسکی تعریف آئی ہے قرآن مین

ایضاً

شب برات شب قدر کے برابر ہے — جہان نواز دل افروز روح پرور ہے
جو ایسی رات کرے صبح طاعت حق مین — اوسی کے حشر مین رحمت کا تاج سر پر ہے

ایضاً

شب برات شب قدر ہے شرافت مین — خوشا نصیب جو ہووے بسر عبادت مین
جو ایسی رات مین ہو محو پھلجھڑی و انار — کسے کلام ہے اوسکی بھلا حماقت مین

ایضاً

چارون طرف سے دھوم کہ آئی شب برات — گھر گھر پیام عید کا لائی شب برات
یہ شب سحر ہو یاد خدا مین تو خوب ہے — کیا لغو ہے انار و ہوائی شب برات

ایضاً

شب برات عبادت کی رات ہی سمجھو — زبان ذکر و درود و صلوٰۃ ہی سمجھو
جو ایسی رات مین ہو محو یاد حق تا صبح — عذاب حشر سے اوسکو نجات ہی سمجھو

ایضاً

کیا شب ہے کہ ہے رحمت یزدان کا نزول آج — کیا شب ہے کہ ہوتی ہے دعا سبکی قبول آج
کیا شب ہے کہ آتی ہے صدا غیب سے پیہم — گلزار عبادت سے کے چنو شوق سے پھول آج

ایضاً

جز نام خدا اب ہے نہ نکلے کوئی بول آج
اس شب مین عبادت کر جنت کو مول آج

کیا شب ہے کہ ہے صبح تلک نور تجلی
کیا فیض کا جلوہ ہے ذرا آنکھین تو کھول آج

عنوان فہرست چندہ تعمیر زینہ وفرش عیدگاہ مرادآباد

بعد حمد خدا و نعت رسول
اہل ایمان سنین بگوش قبول

پہلے جس عیدگاہ کی تھی فکر
پھر اوسی کا ہے اسطرح اب ذکر

رہ گیا ہے جو فرش خام اوسکا
اوسمین باقی ہے کام تھوڑا سا

جو مسلمان غنی ہین یا محتاج
سبکی خدمت مین التماس ہے آج

خبر اوسکی اگر نہ لین امسال
ٹوٹ کر ہوگا سب کا سب پامال

حیف ہو اپنے جھوپڑے کا خیال
اور یہ خانۂ خدا کا حال

کل کو ہوگی یہ حب مال مضر
آج کر فکر لن تنالوا البر

یہی ہی شیوۂ جوان مردان
چاہیے کچھ تو غیرت ایمان

اے خوشا ہمت جوان مردان
راہ حق مین جو دیوین مال اور جان

کیون نہ دین جان و مال اہل نجات
انما اللہ یاخذ الصدقات

ایک پیسہ جو راہ حق مین دے
سات سو سے زیادہ اوسکو ملے

اور جو خانہ خدا بنوائے
عوض اوسکے محل بہشت مین پائے

گر نہ کچھ دیگا تو براہ خدا
سانپ بچھو بنے گا مال ترا

جب اجل کا پیام آئے گا ... مال و زر کچھ نہ کام آئے گا

ہون شریک اسمین سب غریب و امیر ... دیوین جو ہو سکے قلیل و کثیر

پھر بھی اکبار سب مدد فرمائین ... تا کہ فرش اور سیڑھیان بنجائین

بیش و کم کا نہ کچھ خیال کرین ... سب مدد اپنے حسب حال کرین

ورنہ سب یہ بنا بنایا کام ... مفت ہو جائیگا خراب تمام

جو کہ ہین طالب رضاے خدا ... وہ شریک اسمین ہون براے خدا

ور نہ تخمین صرف ہندی طرف ... یک ہزارست نشان دہم از صرف

اب یہی ہے دعا علی التحقیق ... دے خدا اسکو ہمت و توفیق

گر نہ عبد الرشید شنود کس
بر رسولان بلاغ باشد و بس

قطعۂ تاریخ طبع از سید محمد طاہر علی صاحب مرادآبادی متخلص بہ اثر
کہ در شعر فارسی شاگرد تلمیذ مصنف ہست

یافت از فضل ایزد بیچون ... نثر و نظم رشید رونق طبع

پیش ازین یافت محسن الاسلام ... از حمید و حمید رونق طبع

اہر اسرار و قاضی ابرار ... بہر این شد مزید رونق طبع

گفت اثر سالش از سر اخلاص
شد سواد رشید رونق طبع
١٣٢٧ھ

این دو غزل از دیوان حکیم مولوی محمدؐ صدیق صاحب مرادآبادی است
که از تلامذهٔ ارشد مصنف رحمة الله علیه است

تا کے نشوم بادیہ پیماے مدینہ — دل میکشدم شوق تماشاے مدینہ

از طرۂ حوران بہشتی ست فزون تر — دل بردگی سبزۂ صحراے مدینہ

بر چہرۂ حوران نکنند نیم نگاہے — چشمیکہ شود محو تجلاے مدینہ

رمزیست ز شیرینی خُلق شہ بطحا — سرمایۂ جان بخشی خُرماے مدینہ

اعزاز و کرامت ز دیار ہمہ عالم — پیداست خود از کثرت اسماے مدینہ

چون مکہ گران قدر تر از جملہ بلاد است — از جملہ بلاد است کہ ہمتاے مدینہ (کذا منه ۱۲)

زیبد کہ زمین فخر کند بر سر افلاک — زان رو کہ بود مرقد مولاے مدینہ

چشمے نکشاید بسوے روضۂ اخضر — نظارگی گنبد خضراے مدینہ

کحل البصر دیدۂ ارباب نظر شد — برخاست غبارے کہ ز غبراے مدینہ

یا رب شود آن روز کہ از راہ ارادت
صدیق شود بادیہ پیماے مدینہ

اے گوہر والاے تو سرتاج والا گوہری — پر نور از شمع رخت شد محفل پیغمبری

اے چشم مہ حیران تو گردون بلا گردان تو — سر بر خط فرمان تو بنہادہ مہر خاوری

اے صدر دیوان جزا وے سر گروہ انبیا — کس را کجا زیبد شہا با ذات پاکت ہمسری

چون تو نگار دلربا کے نقش زد کلک قضا — مانی اگر دیدے ترا بگذاشتے صورتگری

-:RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.